

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عـہ ۱۲ | قیمت سالیانہ معہ محصول ـہ

نمبر ۳۷ - جلد ۷ | لودیانہ ۱۱ ستمبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نورافشاں

تقیہ ہندوستان کی صنعت و حرفت

——یہہ صحیح ہی کہ انگلستان اپنی حرفت اور دستکاری کے اسباب یعنے خام اجناس وغیرہ کے لئے غیر ملکوں کا محتاج ہی یہاں تک کہ اشیاء خوردنی مثلاً گوشت مکھن چاہ چینی گیہوں چاول وغیرہ تک وہاں غیر ملکوں سے منگوائی جاتی ہیں اور وجہ یہہ کہ اُسکی اپنی سرزمین باشندوں کی حاجت کے برابر یہہ چیزیں پیدا نہیں کر سکتی اور باشندونکو بھی اِس بات کی کچھ پرواہ نہیں معلوم دیتی کیونکہ وہ اپنی ہنرمندی سے اِسقدر روپیہ کماتے ہیں کہ غیر ملکو نسے چیزیں منگوا کر اُنہیں گذارہ کرنا اُنکو کچھ بھی دشوار نہیں گذرتا۔ سو جب یہہ بات صحیح ہی اور بیشک اِسکی صحت میں کلام نہیں کہ اُسکی تمام بڑائی اور دولتمندی محض اُسکی تجارت کا نتیجہ ہی اور یہہ تجارت اُسکی کچھ بیرونی چیزوں سے نہیں بلکہ خاص اندرونی اشیاء یعنے حرفت پیشوں کی دستکاری سے ہی تو افسوس کی بات ہی کہ ہندوستان میں کیوں ایسے نمونہ کی پیروی نہیں کیجاتی حالانکہ انگلستان کے ہر کہ و مہ کا دعوی ہی کہ وہ ہر طرح سے ہندوستان کی بہتری اور بھلائی چاہتے ہیں اور گورنمنٹ انگلشیہ کی سرپرستی بھی اِس ملک پر بعینہ مثل تپچے والدین کے سایہ افگن ہی +

ہم سب مقر ہیں کہ ہماری جہالت دور کرنے اور ہمکو علم کی روشنی بخشنے کے لئے گورنمنٹ نے ہمارے ملک میں جابجا مدارس اور دار العلوم مقرر کر چھوڑے ہیں اور ہمارے لوگ تعلیم میں کسیقدر ترقی بھی کر گئے ہیں۔ ہماری دادرسی یعنے عدالت کے معاملات میں ہم کو شکایت کی جگہہ اب بہت کم ہی ہمارے جان و مال کی حفاظت اب ایسی ہونے لگی ہی کہ آگے کبھی نہیں ہوتی تھی خیالات اور حرکات یعنے کام کاج کی آزادگی ہم میں سے بجائے خود ہر ایک متنفس کو حاصل ہی یہہ سب باتیں تو ہیں اور ہم اُنکے واسطے گورنمنٹ کے تہ دل سے شکر گذار بھی ہیں مگر ایک چیز کے نہ ہونے سے جو سب سے ضروری ہی ہم سب فکر میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ چیز دستکاری کا ہنر ہی جس میں ہمارے لوگ گورنمنٹ اور نیز باشندگان انگلستان کے رحم کے مستحق ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ ہمارے لئے تجارت کی ممانعت ہی۔ نہیں۔ بلکہ اُسکا سلسلہ آگے سے کسیقدر زیادہ وسیع ہی پھر یہہ تجارت جہاں تک ہی صرف غیر ملکونکی بنی ہوئی چیزوں کی ہی کیونکہ ہم آپ بنانے سے معذور ہیں۔ ہماری سرزمین ہر قسم کی حرفتکاری کے لئے ضروری سامان یعنے خام اجناس پیدا کرتی ہی مگر جب ہمکو اُن خام اجناس سے کام لینا نہیں آتا تو لاچار ہم غیر ملک کے تاجروں کے ہاتھ مہنگا سستا ڈھال دیتے ہیں اور پھر اُنہیں کے ہاتھ سے بنی ہوئی چیزیں مہنگی خرید کر اپنے کام میں لاتے ہیں۔ کاش اگر سرکاری مدارس

میں تحصیل علم کے ساتھہ ہمکو دستکاری کا ہنر بھی سکھایا جاتا تو اتبک ہم ان دونوں خساروں کے کیوں متحمل ہوتے +

ہمکو اپنے ذی ہوش محب الوطن اکابروں یعنے عقیل امیر امراؤں پر بھی تعجب ہے کہ وہ کیوں اسطرف توجہ نہیں کرتے تاکہ ہمارے ملکی پیداوار کی چیزیں ہمارے یہاں ہی بذریعہ علمی دستکاری کے تیار ہوکر استعمال کے لایق بن جاویں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں رشیم روئی۔ السی۔ سن۔ رنگ کرنے کی تمام چیزیں مثلاً نیل۔ کسم۔ مجیٹھہ۔ وغیرہ گوند کے تمام اقسام لوہا۔ تانبا۔ اور نمک۔ چارا۔ اور قہوہ۔ چندن۔ ہاتھی دانت آبنوس۔ سینگ۔ اور چمڑا وغیرہ یہہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ان کے بنانے کے لئے اسی ملک میں کلیں نصب کیجاویں اور جسقدر نفع انکے خریدنے اور انسے چیزیں تیار کرکے پھر اسی ملک میں بھیجنے سے ولایت کے لوگوں کو ہوتا ہے وہ یہاں کا یہاں ہی رہے تو ہمارے ملک کو کتنے لاکھہ روپیہ کی بچت ہوگی اور جو لوگ آج بنج بیوپار کے نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں انکے لئے کسقدر کام نکل آئیگا۔ بعض ہم میں سے خیال دوڑائینگے کہ تاحال ہماری تعلیم اسدرجہ تک نہیں پہونچی جس سے کہ ہم کلوں سے کام لینے اور انکے سنبھالنے پر قادر ہوسکیں کیونکہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تو صرف نوکری کی دھن لگی ہوئی ہے اور ان کی ساری کوشش محض اسی غرض سے ہے۔ ہماری دانست میں یہہ خیال چنداں بنیاد نہیں رکھتا کیونکہ ہمارے تعلیم یافتہ لوگ نوکری کے پیچھے اسیواسطے مارے مارے پھرتے ہیں کہ ان کو اور کوئی کام نظر نہیں آتا اور یہی وجہ ہمکو ہر طرح سے قایل کرتی ہے کہ ہمارے ملک میں حرفت اور دستکاری کے کارخانجات جابجا ضرور کھلنے چاہئیں اگر ہمارے دیسی کاریگر اچھے اور افراط سے دستیاب نہ ہوسکیں تو فرانس جرمن آسٹریا اور انگلستان سے استاد منگوانے چاہئے جو تھوڑی نوکری پر اسملک میں آجاویں اور ہمکو کام سکھادیں اور پھر ہمکو اپنے آپ پر ایسا حملہ ہے کہ ہم چندروز میں دستکاری کے ہنر سے ایسے ماہر ہوجائینگے جیسے اب ٹیلیگراف اور ریلوے کے کام سے واقف ہورہے ہیں +

غرض دو کام ہیں کہ ہمکو سردست سخت ضرورت ہے اور انہیں کے بہم پہونچانے کیواسطے ہم اپنے حب الوطن ہمنوں کی امداد کے ملتجی ہیں ایک تو علم فلاحت کا عام استعمال جس سے ہر قسم کے جدید آلات کشاورزی سے کام لیا جاوے اور کھات کا استعمال علم کیمیا کے مطابق ہوا کرے کیونکہ اس علم کی ناواقفی ہمارے لوگوں میں اسقدر جمی ہوئی ہے کہ ہم نے بہت زمینداروں کو اپنی بات پر ہنستے دیکھا جب انکے سامنے یہہ تذکرہ کیا کہ اگر مردہ جانوروں کی ہڈیاں جو ڈھیروں کے ڈھیر دیہات کے گرد پڑے رہکر جگہہ کو گھنونا بنا رکھتی ہیں جمع کرکے پیس لیا جاوے اور بجائے کھات کے کھیتوں میں ڈالا جاوے تو ممکن ہے کہ ایک کی جگہہ سو گنا اناج پیدا ہو۔ ہمارے زمینداروں میں سے یہہ کسکو معلوم ہے کہ تھوڑی سی کلی حسب مقدار کھیتوں میں ڈالنے سے تمام خودرو گھاس پات از خود جلجاتے ہیں اور انہیں کی راکھہ کھیت کو بجائے کھات کے کافی امداد پہونچا سکتی ہے۔ کسقدر محنت اور جانفشانی سے کسان لوگ بیلنے میں گنے کا رس نکال اسکی راب بنا کھانچے میں ڈال پاؤں سے مل کر کھانڈ بناتے اور کن شکلوں سے اُسے صاف و مصفا کرتے ہیں اور پھر بھی وہ کاشی پور یا شاہجہان پور کی چینی سے مقابلہ نہیں کرسکتی جہاں انگریزی کارخانے بنے ہوئے ہیں۔ ہمارے لوگ یہہ سب باتیں دیکھتے ہیں مگر جسطرح انگریزوں نے ملکر یہہ کارخانے بنائے ہیں اسیطرح آپ ملکر بنانے کی کوشش نہیں کرتے مانا کہ وے مفلس ہیں مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ اسقدر دولت ابھی انکے یہاں ہے جس سے کہ وہ کمپنیاں بنکر اور حصص ڈالکر اپنی طرف سے مختلف کام کی کلیں جاری کرسکیں اگر بڑے بڑے کاموں میں ابھی ہاتھہ ڈالنے کا حوصلہ نہ پڑے تو چھوٹے چھوٹوں سے ہی کارخانے شروع کرسکتے ہیں مثلاً اگر سو آدمی ملکر فی نفر سو سو روپیہ کا حصہ جمع کرکے راس المال بناویں تو دس ہزار روپیہ ہوسکتا ہے اور اگر ہزار ہزار روپیہ ڈالیں جسکے ڈالنے والے بفضل الٰہی ابھی بہت ہیں تو جھٹ لاکھہ روپیہ ہوسکتا ہے اور جب اسطرح سے کچھہ کچھہ کارخانے شروع ہوجاویں تو دیکھنا ہماری دولتمندی اور تہذیب کسقدر ترقی کرتی ہے۔ ہم نے اجمال کے طور پر کہدیا ہے آیندہ اگر در خانہ کس است حرفے بس است +

سفارت انگریزی قتل ہوگئی

۴ ستمبر کی تارخبر دیتی ہے کہ ہماری سفارت جو بہایت صفائی اور امیر کابل کے وعدہ وعید اور صلح آمیز پیغامات پر خاص شہر کابل میں جاکر مقیم ہوئی تھی اسکو افغانی باغیوں نے قتل کرڈالا۔ اور شہر کابل کے باشندوں نے باغیوں کے ہمراہ ہوکر شہر کو لوٹ اور بالا حصار کو بالکل غارت کر ڈالا اسکی بابت ہمارے صیغہ تار برقی میں مفصل خبر درج ہے ناظرین اخبار شملہ کی تارخبر مورخہ ۶ ستمبر کو ملاحظہ فرماویں ہم ابھی نہیں کہہ سکتے کہ یہہ معاملہ کیوں ہوا لیکن اب افغانوں کی شامت آئی اور ہماری سرکار کے لئے بھی یہہ امر نہایت ہی تکلیف دہ واقع ہوا

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

اور اُن کے باپ دادے اور اُن کی قوم کے لوگ اور کتاب کے آخر میں اُس کی میزان بھی لکھدی ہو اُن میں سے کم و زیادہ نہ ہونگے اور دوسری کتاب جو اُس کے بائیں ہاتھ میں تھی اُس کی بابت کہا کہ یہہ بھی خدا کی طرف سے ہو اِس میں دوزخ کے لوگوں کا نام لکھا ہو اور آخر میں اُن کے باپ دادوں اور اُنکے فرقوں کی میزان ہو اور اِس سے کم و زیادہ نہونگے +

خلاصہ اِس کا یہہ ہو کہ قرآن و حدیث و اہل اسلام کے عقیدے سے ثابت ہوا کہ خدا عادل کہلاتا ہو اور عدالت کے دن ہر ایک کو اُس کے افعال کے موافق بدلا دیگا اور یہہ کہ سب کتابیں جو ازل سے ہر ایک انبیا و رسل پر نازل ہوئیں اُن کے مطلب اور ہر ایک باب آیت اور لفظ پر اگرچہ وے کھو گئیں اور اُسکا مطلب بدل گیا تو بھی ایمان لانا چاہئے نہیں تو کافر ہوگے اور یہہ کہ اگلی کتاب یعنے توریت زبور و انجیل کے مطلب کو رد سمجھو اور قرآن کی باتوں کو مانو۔ اور لوط کی جورو برباد ہوئی کیونکہ خدانے یونہیں چاہا۔ اور جو عورت اپنے لڑکے کو زندہ دفن کرے وہ اور اُس کا لڑکا جو دفنایا گیا دونوں دوزخ میں ہیں۔ بی بی خدیجہ کے دو لڑکے جو ایام جاہلیت میں پیدا ہوئے جہنم میں ہیں اور اُس کا وہ بیٹا جو ظہور اسلام کے بعد پیدا ہوا جنت میں ہو۔ اور مسلمانوں کے لڑکے بہشت میں اور اوروں کے دوزخ میں جاتے ہیں اور خدا بعض وقت راستباز کو جہنم میں اور گنہگار کو جنت میں پہنچاتا ہو۔ غرض کہ اللہ آدمی کو بہکاتا اور بعد اِس کے جس کو چاہتا نیک جزا اور جس کو چاہتا سزا دیتا ہو۔ اور بعضوں کو دوزخ اور بعضوں کو بہشت کے لئے بنایا چنانچہ یہہ بات دو حدیثوں سے ثابت ہوئی +

ہم اِس سے بھی درگذر کر سوال کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے روسے خدا رحیم ہو یا نہیں +

یہہ صفت خدا کی قرآن میں بارہا لکھی ہو اور ایک سورہ کے سوا سب سورے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہوتے ہیں اور لفظ رحیم اور جو جو لفظ کہ اُس سے مشتق ہوئے دو سو دس [۲۱۰] دفعہ قرآن میں آتے ہیں تو بھی دریافت کرنا مناسب ہو کہ خدا کے قول و فعل سے جو قرآن و حدیث میں مندرج ہیں یہہ صفت ثابت ہوتی ہو یا نہیں +

خیال کرنا چاہئے کہ خدا کامل ہو اِس لئے چاہئے کہ اُس کی سب صفتیں ایک دوسری سے مطابقت رکھیں ایسا کہ اُس کی ایک صفت دوسری کو رد نہ کرے اور نہ ایک بزرگی پاوے اور دوسری پست ہو جاوے۔ قرآن و حدیث میں لکھا ہو اور سب اہل اسلام کا اعتقاد بھی اِس پر ہو کہ اگرچہ آدمی زندگی بھر بڑا ہی گنہگار رہے مگر جب وہ آخر دم توبہ کرے اور کلمہ پڑھے تو بے شک نجات پاویگا گناہ کا کفارہ کچھہ ضرور نہیں عدل البتہ گنہگار کی سزا چاہتا قدوسی بھی اُس پر متفق ہو لیکن رحم دونوں کو کنارے کرکے گنہگار کو چھوڑ دیتا ہو چنانچہ ابو ساعد خطری کہتا ہو کہ اسرائیلیوں میں ایک مرد تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا بعد اُس کے باہر نکلا اور ایک درویش سے پوچھا کہ میرا توبہ مقبول ہوگا یا نہیں۔ درویش نے جواب دیا نہیں تب اُس مرد نے اُس درویش کو بھی مار ڈالا پھر اور لوگوں سے پوچھا کہ میرا توبہ مقبول ہوگا ایک شخص نے اُسے کہا کہ فلانے گانوں میں جا وہاں ایک درویش رہتا ہو جو تیری مشکل آسان کریگا اُسی وقت موت کے نشان اُس پر ظاہر ہوئے اور وہ گانوں کی طرف جا کے مرگیا تب رحم اور سزا کے فرشتوں نے آپس میں بحث کی یعنے رحم کے فرشتے نے کہا کہ خدا اُس کو معاف کریگا دوسرے نے کہا نہیں خدا اُسکو سزا دیگا تب خدانے اُس گانوں کو جس کی طرف وہ آدمی جاتا تھا حکم دیا کہ لاش کے نزدیک ہو اور اُس گانوں کو جس سے وہ بھاگا تھا اُس سے دور ہو اس کے بعد خدانے فرشتوں سے کہا کہ اِن دونوں گانوں کے بیچ کا فاصلہ ناپو اور دیکھو کون گانوں اُس مرد کی لاش کے نزدیک ہو انہوں نے ناپا کہ وہ گانوں جس میں وہ جاتا تھا بالشت بھر دوسرے گانوں سے نزدیک تھا اِس لئے وہ بخشا گیا اُس شخص پر خدانے حقیقت میں رحم کیا وہ تو گنہگار اور دوزخ کے لائق تھا لیکن خدانے اُسے بچایا۔ پھر دوسری جگہہ میں بھی لکھا ہو کہ خدا اُس گنہگار کو بھی جو اپنے گناہوں میں بنا توبہ کئے مرے نجات بخشتا ہو چنانچہ لکھا ہو کہ جابر نے کہا کہ فی الحقیقت طفیل بن عمرو اجی نبی کے پاس گیا اور ایک مرد اُس کی قوم کا اُس کے ساتھ وہ بیمار اور نہایت مضطرب تھا اُس نے ایک چھری لے کر اپنی انگلیوں کی پوریں کاٹ ڈالیں ایسا کہ لہو بہتے بہتے مرگیا تب طفیل نے اُس شخص کو خواب میں دیکھا کہ خوب صورت تھا اور ہاتھ چھپائے ہوئے اُس نے اُس سے پوچھا کہ خدانے تم سے کیا کیا اُسنے جواب دیا کہ مجھے نبی کے پاس جانے کے سبب معاف کیا۔

منقولات

وجوہ ونتایج جنگ افغانستان

گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۹ اگست میں ایک چٹھی جسمیں وجوہ جنگ افغانستان اور اُسکے نتایج مدلل اور مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں گورنمنٹ ہند کی طرف سے بنام صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہندوستان مشتہر ہوئی ہی۔ سبحان اللہ عجب ترتیب وار اور تفصیل وار حالات اور وقایع درج ہوئے ہیں لارڈ لٹن کی گورنمنٹ نے فتحیابی افغانستان میں (جو تائید غیبی سے انکو حاصل ہوئی ہی) گذشتہ اقبالمندوں اور جلادت پناہوں کے کارناموں کو از سر نو زندہ کر دیا ہی۔ اس چٹھی کے دیکھنے اور اُسپر کامل غور کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ لارڈ لٹن کی گورنمنٹ نے اپنی موجودہ حکیمانہ اور مدبرانہ حکمت عملی سے ایسے چشمے اور منفذ کا انسداد کیا ہی کہ اگر چندے اور بھی اُسکی خبر نہ لیجاتی تو اسی منفذ کا ایک سیلاب خونخوار ہو جانا ممکن تھا۔ لارڈ لٹن نے ایسی علمی سرحد قایم کی ہی جیسی ایشیائی خیالات کے موافق سکندر ذو القرنین نے یاجوج اور ماجوج کی روک تھام کے لئے قایم کی تھی +

اِس چٹھی کے معائنے سے ہر ایک عقلمند آدمی آسانی کے ساتھ سراغ لگا سکتا ہی کہ معاملات افغانستان کیسے نازک اور پیچیدہ ہو گئے تھے اگر انکے انحلال کی طرف گورنمنٹ انڈیا ایسی توجہ نہ کرتی تو بے شک آیندہ ہندوستان کی حفاظت اور اُسکا امن و امان سخت خطرے میں پڑ جاتا۔ یہہ کہنا تو نہایت آسان ہی کہ جس رقیب کا ہمکو ہر دم خدشہ رہتا ہی اور جسکے سبب سے یہہ مہم عظیم جسمیں کروڑوں روپیہ صرف ہوا اختیار کی گئی ہی وہ ہم سے ہزار کوس سے بھی زائد فاصلے پر ہی اور اگر بفرض محال روس ہندوستان کا عزم بھی کرے تو علاوہ دشوار گزار مرحلوں اور سنگلاخ میدانوں کے طے کرنے کے جہاں دانہ پانی بلکہ گھانس تک موجود نہیں۔ جہاں قدم قدم پر غنیموں اور حملہ آوروں کا اندیشہ ہی کوئی آسان بات نہیں لیکن جبکہ اولوالعزمی اور ہمت کے سامنے یہہ ساری باتیں ممکن ہیں جبکہ ایک صریح راہ خواہ وہ کیسی ہی دشوار گزار ہو کھلی ہوئی ہی۔ جبکہ ہمارا رقیب طرح طرح کی شطرنج کی چالیں چل رہا ہی جبکہ مرو کے تاخت و تاراج کرنے کے لئے ایک زبردست فوج بھیج رہا ہی اور اُس کی فوج کشی کے حالات وقتاً فوقتاً ہم تک پہنچ رہے ہیں پھر ہمکو اپنی فکر سے غافل رہنا قوجی اور انتظامی امور کے بالکل برخلاف تھا۔ جبکہ ہمارے رقیب کا خزانہ متواتر لڑائیوں اور فوج کشیوں سے جو اُسکی طبیعت میں داخل ہی خالی ہو گیا ہو اور بظاہر کوئی قومی وجہ تقی ترکمانوں پر یورش کرنے کی معلوم نہ ہوتی ہو اور کوئی ضرورت اس امر کی داعی نہ ہو کہ ایسے دیوالیہ پن کی حالت میں اسقدر کثیر مصارف اپنی گردن پر رکھے جائیں۔ جبکہ کوئی کامل شہادت اس امر کی نہ گذری ہو کہ تقی ترکمان روسیوں کے قافلوں کو برباد کرتے ہیں یا وہ بیچارے ملک روس میں جا کر غارتگری عمل میں لاتے ہیں بجز اِسکے کہ اُسکا ارادہ دوسری طرف محوّل کیا جائے اور کوئی بات خیال میں نہیں آتی +

اب ہندوستان کی سرحد صرف درہ خیبر۔ قورم پشین۔ بمیوار کوتل ہی نہیں بلکہ اگر کامل غور سے دیکھا جائے تو وسط ایشیا میں جہانتک ہم اپنے کسی غنیم کی کارروائی کا انکشاف کر سکتے ہیں وہیں تک ہماری سرحد ہی +

لارڈ لٹن نے تمام وسط ایشیا میں اپنی شجاعانہ اور حکیمانہ حکمت عملی کے جھنڈے گاڑ دئے ہیں۔ مذکورہ بالا چٹھی پر کماحقہ غور کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ آخر میں موقع اور وقت ایسا ہی پیش آ ہو گیا تھا کہ گورنمنٹ ہند کو بجز جنگی کارروائی کے اور کوئی چارہ نہ تھا +

اِس چٹھی سے اُن لوگوں کے اعتراضات جو جنگ افغانستان کو غیر ضروری قرار دیتے تھے دھوئیں کے بادلوں کی طرح اُڑ جاتے ہیں۔ بے شک داخلی امور کے علاوہ خارجی امور کے انتظام میں بھی لارڈ لٹن اپنا جواب نہیں رکھتے۔ لارڈ لٹن نے فرقہ لبرل اور فرقہ کنسرویٹو کو ایک ترازو میں تولکر دکھا دیا ہی کہ تدابیر ملکی اور مصالح دول خارجیہ میں کونسے فرقے کی پارٹی اپنا قدم آگے بڑھائے ہوئے ہی۔ یہہ طویل اور بسیط چٹھی گویا جنگ افغانستان کا ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک کارنامہ اور تواریخ ہی۔ بیشک بڑے بڑے بیدار مغز اور مدبر ویسرا یورپ سے منتخب ہو کر ہندوستان میں آئے اور انہے مغربی اور شمالی سرحد کے مستحکم کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ کسی نے حد سے زیادہ امیر افغانستان کی لجاجت اور چاپلوسی کی روپیہ دیا ہتھیار نذر کئے۔ کسی نے محض خاموشی اختیار کی مگر اِس خاص امر میں بالآخر لارڈ لٹن ہی کے سر سہرا رہا۔ اور قدیم کے لئے ایسی آہنی بلکہ قدرتی سرحد قایم ہو گئی کہ اُسکو جنبش دینا محال ہی +

یہہ کارروائی جسطرح ہماری سلطنت کی قوت وعظمت اور شان وشوکت کی نمایش کا ذریعہ ہوئی ہے اسیطرح سلطنت کے متعلقین وماتحت دیسی رئیسان ورعایا برایا کی عزت اور ناموری کا پایہ ظاہر ہوئی ہے جس سے دشمن رو بہ خصال کو خوب ثابت ہو گیا ہے کہ ہماری سلطنت کے چہ بادشاہ چہ رئیس چہ رعایا برایا جان دینے اور لینے مین سب یکجان ودو قالب ہیں +

اس چٹھی میں کل جنگی کارروائی مع تفصیل درج ہوئی ہے اور جس انگریزی جنرل اور اُسکی ماتحت فوج نے مختلف مقامات کو فتح کیا ہے اندراج وقایع کے بعد اُنکی جہارت اور بہادری کی تحسین اور آفرین کی گئی ہے اس چٹھی میں ہندوستانی رُوسا کی فوجوں کی ثابت قدمی اور نمک حلالی بھی مفصلاً درج ہے۔ لارڈ لٹن نے مہاراجگان پنجاب کے خلوص اور اتحاد کا جو اُنکو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ ہے تذکرہ کرکے نہایت شکرگزاری ادا کی ہے +

لارڈ لٹن ہی کی چٹھی کا طفیل ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے ۱۵ اگست کو جبکہ پارلیمنٹ کا اجلاس برخاست ہوا تو جنگ افغانستان کی فتحیابی میں دیسی والیان ملک کا شکریہ کلمات ذیل میں ادا فرمایا ہے "مجھہ پرخاصکر بہت سے ہندوستان کے دیسی والیان ملک کے شکریے واجب ہیں اور میں اپنی سلطنت ہند میں اُنکی سرگرم رفاقت اور محبت اور خیرخواہی کو تسلیم کرتی ہوں"۔ رُوسا ہند کی نسبت حضور قیصر ہند کا ایسے کلمات کا ادا کرنا کوئی تھوڑا سرمایہ اعزاز نہیں ہے مگر یہہ سارا اعزاز حضور لارڈ لٹن کی چٹھی کا طفیل ہے حضور قیصر ہند کے فقرات مندرجہ بالا غایت درجہ کے اخلاق شہنشاہی اور بڑے درجہ کی رعایا پروری

پروال ہیں۔ ورنہ ہندوستان میں آجکل جو کچھہ روشنی پھیلی ہوئی ہے اور آئندہ پھیلتی جاتی ہے سب حضور قیصر ہند ہی کی بدولت ہے۔ اور خاص وعام ہندوستانیوں کے پاس جو کچھہ شے از قسم ناز ونعم۔ فوج وحشم بلکہ جان ومال موجود ہے سب قیصر ہند ہی کے اقبال اور اجلال کا پرتو ہے +

اس چٹھی میں جو امور اور واقعات بیان کئے گئے ہیں واقعی اور بلا مبالغہ ہیں۔ سر مو بھی جادۂ راستی سے متجاوز نہیں ہیں اگرچہ یہہ کارروائی تو اس قابل ہے کہ جسقدر مبالغے کے ساتھہ اُسکی تعریف کیجائے کم ہے۔ مگر گورنمنٹ ہند نے کوئی لفظ اس قسم کا درج نہیں کیا جو صحیح صحیح واقعات سے مستثنیٰ ہو + ازکوہ نور

نور افشاں - یہہ سب کچھہ ہوا مگر ۶ ستمبر کی تار برقی نے پھر معاملات افغانستان کو تہ وبالا کر دیا ہے۔ ضرور ہمارے گورنر جنرل نے نہایت ہی عمدہ کارروائی معاملات افغانستان کے لئے کی تھی مگر سفیر کا معہ اپنے ہمراہیوں کے قتل کیا جانا تمام معاملات کو برہم کرنے والا امر وقوع میں آیا۔ ہماری سرکار نے سرحد کا کسطرح سے انتظام بیرونی دشمن کے لئے کر لیا تھا مگر اندرونی دشمنوں کی طرف جو ناعاقبت اندیش ہیں کچھہ خیال نہ کیا +

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۲ ستمبر۔ زار روس بمقام کونگسبرگ قیصر جرمنی سے ملاقات کرینگے +

رنگون - ۲ ستمبر۔ جمعہ گذشتہ کو کرنل برون صاحب منڈالی سے روانہ ہوئے۔ وجہہ روانگی صاحب موصوف

کی معلوم نہیں ہوئی قیاس کیا جاتا ہے کہ صاحب ممدوح مسٹر ایچیسن صاحب سے یا تو بمقام شہزادہ یا رہ دم ملاقات فرمائینگے اور بعد ازاں جناب ویسراء صاحب سے گفتگو کرینگے۔ مسٹر ایچیسن صاحب بالفعل دریائی مقامات کا ملاحظہ فرما رہے ہیں +

بمبئی - ۳ ستمبر۔ اخبار ٹائمس آف انڈیا میں لکھا ہے کہ جناب لارڈ کرانبروک صاحب نے اس مضمون کا پیغام تار برقی بھیجا ہے کہ تمام کمشنران قحط جو بالفعل ہندوستان میں ہیں حتی الامکان بہت جلد انگلستان میں حاضر ہوں۔ ہندوستانی ممبران غالباً بوجہ تعصبات ذاتی معذور کئے جائینگے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۳ ستمبر۔ جنرل لزارف صاحب کی جگہہ جنرل لوماکن صاحب مقرر ہوئے ہیں +

آج بمقام الیگزنڈرا زار روس وقیصر جرمنی کی ملاقات ہوگی +

لنڈن - ۳ ستمبر کیپ ٹون سے جو ۱۹ اگست کی خبریں آئی ہیں اُنسے واضح ہوتا ہے کہ امین کوزی کو معہ سیٹی وایو کے کرال کے منہدم کر دیا گیا ہے سٹی وایو کا مع چند پیروان کے سخت تعاقب ہوا ہے اور وہ جنوب کی طرف جنگل میں بھاگ گیا ہے۔ سٹی وایو کے تین بیٹوں اور کئی سرداران قوم زولو نے ہتھیار ڈالدئے ہیں اور اپنے مویشی سرکار کے حوالہ کر دئے ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ سے جو بعد میں خبریں آئی ہیں اُنسے واضح ہوتا ہے کہ جنرل لزارف کی جگہہ جنرل ٹرگوکسوف مقرر ہوئے ہیں نکہ جنرل لوماکن +

سیلان کا سرکاری ایڈوکیٹ وہاں کا چیف جسٹس مقرر ہوا ہے +

قندھار - ۴ ستمبر۔ سیاہ ہیڈکوارٹر وبازوئے

راست رجمنٹ نمبر ۵۹ و رجمنٹ گورکھان نمبر ۳ و ۶ و۱۱ شاہی توپخانہ آج دو بجے بعد دوپہر کے قطع کو روانہ ہوئے +

قندھار - ۴ - ستمبر - سر رابرٹ سینڈمین صاحب و کپتان ولی صاحب معہ چند سپاہیان ہمراہی کے آج داخل قندھار ہوئے اور جنرل سر ڈانلڈ سٹوارٹ صاحب کے مہمان ہیں +

کلکتہ - ۴ - ستمبر - آج ٹون حال میں انڈین ایسوسی ایشن کا ایک بہت بڑا جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا کہ مسٹر برائٹ صاحب کا بابت اُنکی تقریر جلسہ ونسٹر ٹینگ روم کے شکریہ ادا کیا جائے جسمیں اُنہوں نے سول سروس میں نامزد کرنیکے انتظام مجوزہ کو ناپسند کیا اور انگلستان میں ایک مستقل ڈپیٹیوٹیشن کے قایم کرنیکی تجویز کی تائید کی +

شملہ - ۵ - ستمبر - افریدی فرقے پشاور میں برابر آرہے ہیں - تیراہ سے مردمان کوکی خیل ۳ - ستمبر کو اور قمبر خیل والے ۴ - ستمبر کو آگئے اور ذکہہ خیل والوں کے حاضر ہوجانیکا ذمہ لے لیا گیا ہے - اب تمام امور قابل اطمینان انجام پارہے ہیں +

سفارت کابل پر حملہ

شملہ - ۶ - ستمبر - ۴ - ستمبر کو بہت رات گزر گئی تھی کہ ایک غزنی قاصد کابل سے سرپٹ دوڑا ہوا علی خیل میں پہونچا اور کپتان کانلے صاحب پولٹیکل افسر مقیم علی خیل سے رپورٹ کی کہ پٹھانوں کی کئی رجمنٹوں نے جنہوں نے اپنی تنخواہ کے واسطے بغاوت کی تھی سفارت کابل پر حملہ کیا اور قاصد مذکور نے بیان کیا کہ مردمان ہمراہیان سفارت اپنی حفاظت کے لئے لڑرہے تھے - یہہ خبر گورنمنٹ کے پاس پانچویں تاریخ کو علی الصباح شملہ پر پہونچی اُسی وقت فوراً جنرل ماسی صاحب مقیم علی خیل کے پاس شترگردن پر بڑھنے کے واسطے احکام بھیجے گئے اور جنرل رابرٹس صاحب کو حکم ہوا کہ پیوار میں پہونچکر کابل پر چڑھائی کرنے کے واسطے سپاہ کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لیں - جنرل سٹوارٹس صاحب کے پاس یہہ پیغام بھیجا گیا کہ قندھار پر قایم رہیں اور تمام سپاہ کو جو ہندوستان کو واپس آتی تھی حکم ہوا کہ سب کے سب قندھار میں جمع ہو جائیں - اور سپاہ خیبر کو حکم ہوا کہ جلال آباد کیطرف لڑنے کے واسطے جب اُنکے پاس امداد پہونچ جائے طیار و آمادہ رہیں - پانچویں تاریخ کی رات کو کپتان کانلے صاحب نے خود امیر صاحب کے خطوط کا ماحصل بذریعہ تار کے بھیجا جو (خطوط) علی خیل میں پہونچے تھے - انمیں لکھا ہے کہ چند رجمٹیں افغانوں کی جنہوں نے پہلے ہی سے قومی علامات بغاوت ازامیر ظاہر کی تھیں تقاضائے تنخواہ کے وصول کرنے کے واسطے جو اُنہوں نے طلب کی تھیں بالاحصار میں جمع تھیں - یکایک اُن لوگوں نے سخت بغاوت اختیار کی اور افسرونکو پتھر مارے پھر سفارت انگریزی پر جو بالاحصار میں ہے حملہ کیا مگر مردمان انگریزی کی طرف سے بھاری و موثر آتشباری سے جواب ملا - پھر شہر کا جم غفیر بالاحصار میں گھس گیا اور امیر کا میگزین اور ذخایر لوٹنے اور غارت کردئے اور باغیوں کے ساتھ شریک ہوکر بہ تعداد کثیر سفارت انگریزی پر حملہ آور ہوئے - امیر صاحب حیران و ششدر رہگئے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اُس ہنگامہ کے فرو کرنے میں تمام کوششیں کی ہیں - امیر صاحب نے سفیر صاحب کی مدد کے واسطے جنرل داؤد شاہ کو بھیجا - جب یہہ مکان سفارت کے قریب پہونچے تو اُنپر بھی حملہ ہوا اور گھوڑے سے گر گئے اور بقول امیر صاحب جو زخم انکو پہونچے ہیں اُن کے سبب نزع کی حالت میں ہیں - بعد ازاں امیر صاحب نے اپنے بیٹے اور گورنر کابل کو اور نیز بعض دیگر ذی وجاہت مردمان شہر کو بھیجا مگر مفسد لوگ اب قابو سے نکلے ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کے روز تمام دن شام تک حملہ اور مقابلہ ہوتا رہا - جمعرات کے روز صبح کے وقت ریزیڈنسی یعنے مکان سفارت میں آگ لگ گئی - امیر صاحب نے نہایت ہی اضطرابی اور بے چینی کے طرح سے لکھا ہے کہ میں خود محصور ہوں اور صاحبان سفارت کے حال کی کوئی تحقیق خبر نہیں رکھتا نہ ابھی تک کچھ معلوم ہے کہ اُنکو کیا ہوا - جنرل رابرٹس صاحب آج سہ پہر کو اپنی سپاہ کی کمان پر روانہ ہوئے ہیں جنکو فوراً کابل کو بھیجا جائیگا اور اُنکی امداد و تقویت بہت جلد کیجائیگی +

اخبار سول اینڈ ملیٹری گزٹ کو اس باب میں بذریعہ کارسپانڈنٹ شملہ مندرجہ ذیل خبر ملی ہے توضیحاً اُسکو بھی لکھا جاتا ہے +

شملہ - ۶ - ستمبر - کل کابل سے گورنمنٹ کے پاس ایک بڑی ضروری خبر آئی ہے - ہیڈ ہاف میں ایک خاص کمیٹی منعقد ہوئی - جنرل رابرٹس صاحب کورم کی فوج کی کمان کرنے کو واپس چلے گئے ہیں +

مکان سفارت کابل پر حملہ کیا گیا - سفیر صاحب معہ مردمان ہمراہی کے قتل کئے گئے - کورم اور خیبر کے راہ سے سپاہ انگریزی کو آگے بڑھنے کا حکم ہوگیا ہے - کرنل بیکر صاحب جنرل رابرٹس صاحب کے ساتھ جاتے ہیں -



کپتان رابرٹسن صاحب فوج سواران کے برگیڈ میجر ہونگے۔ اُمید ہے کہ تمام افسروں کو رخصت سے واپس آنے اور اپنی فوجوں کے ساتھ شریک ہونے کے عنقریب احکام ملنے والے ہیں +

قندھار ۔ ۵ ستمبر۔ میجر سینٹ جان صاحب آج ہرات کو رخصت ہونگے کپتان کال صاحب شاہی انجنیر بجائے کپتان کیمبل صاحب کے اُنکے ساتھ جائینگے۔ نواب حسین علیخان بھی جاتے ہیں۔ شاید نواب حسین علیخان غلطی سے بجائے نواب غلام حسین خان صاحب کے لکھا گیا ہے +

شملہ ۔ ۷ ستمبر۔ سات سوار ہمراہی سفارت جو قتل ہونے سے کسیطرح بچ گئے ہیں اُنسے معلوم ہوا کہ انگریزی جماعت بعد سخت مقابلہ کے قتل ہوگئی۔ بالا حصار کو افغانی باغی فوجوں نے بالکل تباہ کردیا۔

انگریزوں کی پیش قدمی بباعث قلت باربرداری و اکتوبر تک ملتوی رہیگی۔ کرنل بیکر صاحب وادی کورم میں ایک برگیڈ کے کمان پر ہیں۔ کرنل میکگریگر صاحب جنرل رابرٹس کے سٹاف کے چیف یعنے افسر اعلے مقرر ہونگے۔ وہ فوج جو پشین سے طلب کی گئی تھی سو قبل از طلبی قندھار میں واپس آگئی ہے۔ امیر نے ہمسے مدد کے لئے درخواست کی ہے۔ اور بادشاہ خان سردار غلزئی نے جسکے قبضہ میں شترگردن کے مضافات ہیں امداد کا وعدہ کیا ہے۔ کپتان کانلی صاحب رپوٹ کرتے ہیں کہ کل شترگردن اور اُسکے گرد نواح میں سب طرح سے خیریت رہی +

قندھار ۸ ستمبر۔ میجر سینٹ جان اور وہ جماعت جو ہرات کو جانے والی تھی ابھی تک اُنہنے کوچ نہیں کیا۔ فوج رالفل آج اپنے مقام کو لوٹ آئی۔ اور سکھوں کی فوج کل شہر پناہ میں داخل ہوگئی ہے برگیڈیر جنرل ہیوز صاحب کا برگیڈ کل داخل ہوگا۔ تمام امن وامان ہے +

شملہ ۸ ستمبر۔ رجمنٹ نمبر ۸ و نمبر ۹ کو حکم ہوا ہے کہ علی خیل کیطرف روانہ ہوں اور نیٹو انفنٹری نمبر ۱۴ و نمبر ۲۱ کو کورم کے جانے کا حکم ہوا ہے۔ سر مچل کینڈی صاحب کو باربرداری کا کامل اختیار سپرد ہوا ہے۔ اور صاحب موصوف اپنا کام بھی یعنے سکرٹری گورنمنٹ کا کرتے رہینگے۔ سفارت کے محافظ آگ سے تباہ ہوئے۔ باغی فوج نے شہر کابل کی غارتگری کرکے کوچ کیا مگر یہہ معلوم نہیں ہے کہ باغی کیدھر کو گئے +

شترگردن کے گرد نواح میں ماہ حال کے آخیر تک پیش قدمی ممکن نہیں ہے +

شملہ ۸ ستمبر۔ بیان کیا گیا ہے کہ دو تین باغی رجمنٹوں نے کابل سے کوچ کیا ہے۔ کورم کے گرد نواح کے باشندوں کا چال چلن تا حال قابل اطمینان ہے۔ قریب نو سوار کے جو گھاس کاٹ رہے تھے اور مکان سفارت پر حملہ ہوگیا تھا بچ رہے +

شملہ ۸ ستمبر۔ گورنمنٹ بہت کوشش کر رہی ہے کہ فوج کو آگے بڑھایا جاوے لیکن ماہ حال کے اخیر تک یہہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے +

امیر کی سلامتی میں بھی شک ہوتا جاتا ہے۔ اور جسقدر دیری ہوتی جاتی ہے اُسیقدر امیر کی جان خطرہ میں پڑتی جاتی ہے۔ غلزئی گروہ کے ساتھ ہماری دوستی مستحکم ہوتی جاتی ہے۔ قوی اُمید ہے کہ کرنل ٹامس گارڈن صاحب بوقت پیشقدمی شترگردن کی فوج کے کمان افسر مقرر ہونگے +

شملہ ۹ ستمبر۔ امیر کے مراسلہ کا قاصد بیان کرتا ہے کہ سفیر اور اُنکے مصاحبوں کی لاشیں معہ ہمراہیوں کے مکان سفارت میں دیکھیں۔ اس سخت مقابلہ میں کابلیوں کا بھی زیادہ نقصان ہوا ہے کیونکہ تخمیناً معلوم ہوا ہے کہ سو یا اس سے بھی زیادہ کابلی مارے گئے۔ جب باغیوں کو یہہ معلوم ہوا کہ ہم مکان سفارت کو لوٹ نہیں سکتے ہیں تو نیچے کے مکانات میں آگ لگادی۔ اور جب وہ جل گئے تو اُوپر کے مکانات میں گھس گئے اور جو لوگ سفارت کے وہاں پناہ گزین تھے اُنکو مار ڈالا اور تمام اسباب سفارت کو لوٹ لیا +

گورنر کابل کو جب اس واقع کی خبر ہوئی تو اُسنے سرکار انگریزی سفارت کی طرف اپنی جانثاری ظاہر کی۔ اور درانی قوم میں سے ایک دستہ فوج کے روانہ کرنے کا ارادہ کیا تاکہ انگریزی فوج کے ہمراہ اگر قندھار سے روانہ کیجائے روانہ کروں +

شملہ ۹ ستمبر۔ پیادگان نمبر ۸ کا ایک دستہ و پنجاب کیولری نمبر ۵ اور توپ خانہ کی ۳ توپیں کوہاٹ سے کورم کو روانہ ہوگئیں۔ بنگال کیولری نمبر ۱۳ کا ایک پراہ کورم کو جائیگا اور ایک پراہ کوہاٹ کو جائیگا۔ اور نیٹو انفنٹری نمبر ۲۰ کورم کو اور نمبر ۲۶ راولپنڈی کو روانہ ہوگی +

حکم ہوا ہے کہ خانگی یعنے جو جنگ میں شریک نہیں ہونگے بطور سپیشل کارسپانڈنٹ کے فوج کے ہمراہ نہ جائیں۔ فی الحال یقین کیا جاتا ہے کہ باربرداری کے بہم پہونچانے کی کوششوں سے جنرل رابرٹس صاحب کیولری کو مقام کوشی میں پہونچا سکینگے۔ انگریزی افواج کا جلد روانہ ہونا نہایت ضروری امر ہے تاکہ افغانوں کے ساتھ دوستی قایم رہے اور وہاں کی اقوام کے ساتھ بھی رابطہ نبا رہے +

کابل کی خط و کتابت دو روز سے بند ہی۔ آج خبر آئی کہ جگہ کہ علی خیل کی قومیں دوستانہ طور پر برتاؤ کر رہی ہیں +

لنڈن ۸۔ ستمبر۔ لارڈ کرانبروک صاحب کابل کی درخواستگیز خبر سنکر فوراً لنڈن کو واپس گئے۔ لنڈن پریس اس خبر پر بحث کرتا ہی کہ اس غدر کی بابت سخت سزا دینی چاہئے اور کابل کیطرف کوچ کرنے پر اتفاق رائے ظاہر کرتا ہی +

اخبار ٹائمس بیان کرتا ہی کہ اس غدر سے کوئی نہ موقع برپا نہیں ہوا اور افغانستان کے الحاق کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ہی +

اخبار اسٹانڈرڈ بیان کرتا ہی کہ یہہ سب کچھہ روسیوں کی تحریک سے ہوا ہی +

راولپنڈی ۸۔ ستمبر۔ پنجاب فرنٹیر فورس نمبر ۲ اور بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۲ کا ہیڈ کوارٹر کورم کو بہت جلد روانہ ہوگا اور نمبر ۱۳ کا ایک دستہ پنجاب کیولری نمبر ۵ کی جگہہ جائیگا۔ اور رایل ہارس آرٹیلری اور رجمنٹ نمبر ۱۰ تیاری کر رہے ہیں +

ملتان ۸۔ ستمبر۔ رجمنٹ نمبر ۵ کو حکم ہوا ہی کہ رالجنڈی کی طرف میدان جنگ کے لئے تیار ہو۔ شاید یہہ رجمنٹ کورم یا خیبر کی طرف جائیگی اسبارے میں کوئی قطعی حکم نہیں ہوا۔ کابل کی خبر سنکر ہندوستانی متحیر ہیں +

لنڈن ۹۔ ستمبر۔ نارتھہ کوٹ صاحب نے کل مقام اکسٹر میں ایک مجلس کنسرویٹو میں جہاں وہ اپنے فرزند کو نارتھہ ڈیون کے لئے آئندہ کنسرویٹو کنڈیڈیٹ ہونے کے لئے داخل کرانے گئے وہاں پر کیوگنری صاحب اور انگریزی سفارت کے دیگر اشخاص مقیمہ کابل کے بوقت موت پر افسوس ظاہر کیا۔ صاحب موصوف نے یہہ بھی کہا کہ انہوں نے بڑی دلیری اور استقلال کے ساتھہ جو انگریزوں کے لایق ہی اُس وحشیانہ جوش و خروش کا مقابلہ کرکے جان دی۔ کیوگنری صاحب کی موت سے انگریزی قوم کو بڑا نقصان پہونچا۔ انگریزی فوج عنقریب کابل کو روانہ ہوگی تاکہ وہاں جلد امن و امان ہو جائے۔ انہوں نے یہہ بھی بیان کیا کہ امیر ظاہرا انگریزوں کا دوست معلوم ہوتا ہی لیکن اس بغاوت کے حالات کی جبتک کوئی خبر نہ آوے تو اسپر رائے بموقع دینا قرین مصلحت نہیں ہی +

گورنمنٹ ہند نے یہہ فیصلہ کیا ہی کہ اونٹوں کے مالکوں کو اُن تمام اونٹوں کے عیوض میں جنکی نسبت یہہ ثابت ہوجاوے کہ وہ تکلیف یا بھوک کے سبب سے کابل کی لڑائی میں مرگئے علاوہ اُن اونٹوں کے معاوضہ دیا جاوے جنکو دشمن نے ہلاک کیا یا چورا کرلے گیا۔ اور یہہ بات یاد ہوگی کہ سررشتہ کمسریٹ نے ابتدا میں صرف موخر الذکر اونٹوں کی قیمت کا دعویٰ تسلیم کیا تھا +

لودیانہ

سنیچر کے روز بارش ہوئی اور اتوار کے روز بھی صبح کیوقت قدرے تقاطر ہوا +

اتوار کے روز کمپنی متعینہ قلعہ لودیانہ کے نام تار برقی پہونچی کہ برائے روانگی کورم جلد روانہ ہو چنانچہ پہلے تو کمپنی مذکور نے دوسری کمپنی کے آنیکا انتظار کیا جب انبالہ سے کوئی نہ آیا تو پولیس کے سپرد قلعہ کو کرکے روانہ ہوگئی +

اب سنا جاتا ہی کہ انبالہ سے اور کمپنی آگئی ہی +

معاملات افغانستان کے بگڑ جانیکی بابت گلی کوچے میں خبریں اُڑ رہی ہیں اور لوگونکا خیال ہی کہ شاید پھر کابل پر چڑھائی ہوگی +

۸ ستمبر کو بوقت شب سوا نو بجے زلزلہ آیا اور قریب پانچ منٹ کے رہا جمیں تین مرتبہ سخت حرکات واقع ہوئیں یہہ زلزلہ جنوب بمایل شمال تھا +

شہر میں منادی کی گئی ہی کہ جو شخص فوج کا رخصت پر آیا ہوا ہو وہ فوراً اپنی فوج میں حاضر ہو اور اسیطرح مفصلات میں اطلاع کی گئی ہی +